ریفرینس نمبر:NRL-0203 تاریخ:13-09-2025

عورتوں کی بناوٹ والی سونے چاندی کی عینک بیچنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری ایک سوسائٹی میں عینکوں کی دوکان ہے۔ بعض اوقات لوگ سونے یا چاندی کے فریم والی عینک بنانے کا آرڈر دیتے ہیں۔ مردوں کے لئے سونے چاندی کی عینک کے ناجائز ہونے کا تو ہمیں علم ہے، لہذا ہم مردوں کے لئے ایسی عینک نہیں بناتے۔ آپ یہ راہنمائی فرمادیں کہ کیا عورتوں کے پہننے کے لئے سونے یا چاندی کی عینک بیچ سکتے ہیں؟

سائل: محمد افتخار (چونگی امر سدھو، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورتوں کے پہننے کے لئے بھی سونے چاندی (Gold/Silver) کی عینک (Glasses) بیچنا جائز نہیں ہے۔

تفصیل اس مسئلہ کی کچھ یوں ہے کہ عورتوں کے لیے سونا چاندی میں صرف "تحلی" یعنی بطورِ زیور استعمال کرنا جائز ہے، زیور کے علاوہ کسی اور طرح سے سونا چاندی کا استعمال عورتوں کے لئے بھی حرام ہے۔ اور عینک کو دیکھنے کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے، جو زیور کے علاوہ سونے کا استعمال ہے اور یہ ناجائز ہے۔ اس مسئلے کی نظیر "آرسی" (انگوٹھی کی شکل کا زیور، جس پر آئینہ لگا ہوتا ہے) کا مسئلہ ہے کہ آرسی انگوٹھی پہننا اگرچہ بطورِ زیور عورت کے لیے جائز ہے، لیکن اگر وہ اسے منہ دیکھنے کے لیے استعمال کرے، تو یہ ناجائز ہوگا؛ کیونکہ یہ سونا، چاندی کا غیرِ زیور میں استعمال ہے۔ جبکہ عینک میں تو تقریباً یہ محال ہے کہ عینک لگائی جائے اور اس سے دیکھنے کا کام نہ لیا جائے، تو جب آرسی میں محض منہ دیکھنے جیسا وقتی اور عارضی استعمال بھی ناجائز ہے، تو سونے چاندی کی عینک کہ جس کا استعمال ہوتا ہی "دیکھنے" کے لئے ہے، بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگی۔

لہذا جب یہ ثابت ہو گیا کہ سونے چاندی کی عینک پہننا ناجائز ہے، تو پہننے کے لئے اس کا بنانا اور بیچنا بھی

ناجائز و گناہ ہے؛ کیونکہ انہیں بنانے اور بیچنے میں ناجائز و گناہ کے کام پر مدد کرنا پایا جاتا ہے اور شرعی طور پر ناجائز کام پر مدد کرنا بھی ناجائز ہے۔

سونے چاندی کا "غیر تحلی" میں استعمال عورتوں کے لیے بھی حرام ہے:

عورت کے لئے سونا چاندی کا استعمال صرف بطورِ زیور جائز ہے۔ چنانچہ سننِ ابن ماجہ میں ہے: "اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حریرا بشمالہ وذھبا بیمینہ، ثم رفع بھما یدیہ، فقال: ان ھذین حرام علی ذکور امتی، حل لاناثھم" ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور دوسرے ہاتھ میں ریشم پکڑ کر ہاتھ بلند کر کے فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

(سنن ابن ماجۃ، ج2، ص1189، مطبوعہ، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت)

جبکہ زیور کے علاوہ سونا چاندی کے استعمال کے بارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر في بطنه نار جهنم، متفق عليه، وفي رواية لمسلم: إن الذي يأكل ويشرب في آنية الفضة والذهب" ترجمہ: جو شخص چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ کھولاتا ہے، یہ متفق علیہ روایت ہے اور مسلم شریف کی روایت میں یوں ہے کہ جو چاندی سونے کے برتن میں کھاتا ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، باب الاشربۃ، ج02، ص1231، المكتب الإسلامي، بیروت)

فتح الباری میں ان احادیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا: "**في هذه الأحاديث تحريم الأكل والشرب في آنية الذهب والفضة على كل مكلف رجلا كان أو امرأة، ولا يلتحق ذلك بالحلي للنساء؛ لأنه ليس من التزين الذي أبيح لها في شيء،** قال القرطبي وغيره: في الحديث تحريم استعمال أواني الذهب والفضة في الأكل والشرب، ويلحق بهما ما في معناهما، مثل التطيب والتكحل، **وسائر وجوه الاستعمالات**" ترجمہ: ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مکلف پر چاہے مرد ہو یا عورت، سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا اور پینا حرام ہے اور یہ حرمت عورتوں کے حق میں زینت اختیار کرنے سے لاحق نہیں ہوگی؛ کیونکہ یہ (سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا) اس تزین میں سے نہیں کہ جو عورتوں کے لیے جائز ہو۔

Islamic Economics Centre (Lahore)

علامہ قرطبیؒ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں حدیث میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا اور پینا حرام قرار دیا گیا ہے اور ان دونوں کے ساتھ حرام ہونے میں وہ چیزیں بھی لاحق ہوں گی، جو ان کے معنی میں ہیں جیسا کہ خوشبو لگانا، سرمہ لگانا **اور ان کے علاوہ بقیہ تمام طرح کے استعمالات** (بھی حرام ہونگے۔)

(فتح الباری، کتاب الاشربۃ، جلد 10، صفحہ 97، المکتبۃ السلفیۃ، مصر)

سونے چاندی کا ہر وہ استعمال جو غیر زیور میں ہو، مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔ تحفۃ الملوک میں ہے: ”استعمال الذهب والفضة، ويحرم الأكل والشرب والإدهان والتطيب في آنية الذهب والفضة للرجال والنساء، **وكذا كل استعمال**“ ترجمہ: سونے اور چاندی کا استعمال (حرام ہے) اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا، پینا، تیل لگانا اور خوشبو لگانا مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے اور اسی طرح ہر استعمال (حرام ہے۔)

منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک میں اس عبارت ”كذا كل استعمال“ کے تحت ہے: ”وكذا يحرم كل استعمال: كالأكل بملعقة الفضة، والاكتحال بميلها أي بميل الفضة واتخاذ المكحلة، والمرآة، والأدوات من الفضة، وما أشبه ذلک من الاستعمال“ ترجمہ: اور اسی طرح ہر استعمال حرام ہے جیسا کہ چاندی کے چمچ سے کھانا اور چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانا، سرمہ دانی، شیشہ، چاندی کے آلات و اوزار، اور جو اس سے ملتے جلتے استعمال ہیں (سب حرام ہیں۔)

(منحة السلوک شرح تحفة الملوک، کتاب الکراهية، صفحه 400، مطبوعه، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر)

سونے چاندی کا ایسا استعمال مرد و عورت دونوں کے حق میں مکروہ ہے کہ جس کی منفعت جسم کی طرف لوٹتی ہو۔ بدائع الصنائع میں ہے: ”والأصل أن استعمال الذهب فيما يرجع إلى التزين مكروه في حق الرجل دون المرأة۔۔۔ واستعماله فيما ترجع منفعته إلى البدن، مكروه في حق الرجل والمرأة جميعا، حتى يكره الأكل والشرب والأدهان والتطيب من مجامر الذهب للرجل والمرأة، لقول النبي عليه الصلاة والسلام :إن الذي يشرب من آنية الفضة إنما يجرجر في بطنه نار جهنم ۔۔۔ كذلک الاكتحال بمكحلة الذهب أو بميل من ذهب مكروه للرجل والمرأة جميعا؛ **لأن منفعته عائدة إلى البدن، فأشبه الأكل والشرب**“ ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ سونے کا ہر وہ استعمال کہ جس سے مقصود تزین ہو مرد وں

کے حق میں مکروہ وممنوع ہے نہ کہ عورت کے حق میں۔ جبکہ (سونے چاندی کا)ایسا استعمال مرد وعورت دونوں کے حق میں مکروہ ہے کہ جس کی منفعت جسم کی طرف لوٹتی ہو، حتی کہ کھانا، پینا، تیل لگانا اور سونے کی انگیٹھیوں سے خوشبو حاصل کرنا مرد وعورت دونوں کے لیے مکروہ ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جو چاندی کے برتن سے پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں نارِ جہنم بھرتا ہے۔ یونہی سونے کی سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ آنکھ میں ڈالنا مرد وعورت دونوں کے لئے مکروہ ہے؛ **کیونکہ اس کا نفع بدن کی طرف لوٹ رہا ہے، لہذا یہ کھانے اور پینے کے مشابہ ہو گیا۔**

(بدائع الصنائع، کتاب الاشربة، جلد 05، صفحہ 132، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اسے مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے جد الممتار میں لکھا: ”أنّ المراد بالانتفاع مع بقاء عينه انتفاعاً يعود إلى البدن، أي: لا يقوم إلاّ به، أي: لا بدّ له من التعلّق بالبدن حال وقوعه وجوداً وبقاءً، بشرط أن لا يكون قليلاً تابعاً، فهذا كلّه حرامٌ في النقدين إلاّ ما تثبت الرخصة فيه شرعاً۔۔۔ والرهن والارتهان والتجمّل وإن كان كلّ منها انتفاعاً مع بقاء العين، لكن لا بحيث لا يقوم إلاّ بالبدن بالمعنَى المذكور، ففي التجمّل وإن احتيج إلى البدن حين الوضع والترتيب، لكن ذلك مقدّمة التجمّل، والتجمّل إنّما يحصل بعده، ولا تعلّق له، إذ ذلک بالبدن، والأخذ باليد للحفظ والذهاب به إلى موضع ليس من باب الانتفاع أصلاً، واتّخاذ الأنف من الذهب وإن اجتمعت فيه الأمور جميعاً، فقد وردت فيه رخصة شرعية، والقلم ينتفع به بالكتابة و كذا الدواة، فلا يقوم الانتفاع بهما إلاّ بالبدن، ولا رخصة فيحرم“ ترجمہ: انتفاع سے مراد ایسا نفع اٹھانا ہے کہ جو عین کو باقی رکھنے کے ساتھ جسم کی طرف راجع ہو، یعنی جسم کے ساتھ قائم ہونے سے نفع ہوتا ہو یعنی وجوداً وبقاءً جب نفع واقع ہو تو اس کا تعلق جسم کے ساتھ ضرور ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ نفع قلیل وتابع نہ ہو، تو نفع اٹھانے کی یہ تمام صورتیں سونے چاندی میں حرام ہیں ماسوائے جس میں رخصت شرعی ثابت ہو۔ جبکہ رہن کے طور پر دینا لینا اور تجمّل و زینت کے طور پر (گھر وغیرہ میں سونے چاندی کی اشیاء) رکھنا، اگرچہ ان صورتوں میں سے ہر ایک میں عین کو ہی باقی رہتے ہوئے نفع اٹھانا پایا جاتا ہے، لیکن یہ نفع اٹھانا بیان کردہ معنی یعنی بدن کے ساتھ ہی قائم ہونے کی طرح نہیں ہے۔ یہ اس لئے کہ تجمّل وزینت کے طور پر (گھر وغیرہ میں سونے چاندی کی اشیاء) رکھنے اور ترتیب دینے میں اگرچہ جسم کی حاجت ہوتی ہے لیکن یہ تجمّل وزینت کا مقدمہ ہے، جبکہ تجمّل وزینت تو اس کے بعد حاصل

ہوتی ہے، جس کا جسم سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ تجمّل و زینت تو جسم کے ساتھ قائم ہونے سے حاصل ہو گی (جو کہ یہاں پائی نہیں گئی، لہذا جائز ہے۔) اور حفاظت کے لیے (سونے چاندی کو) ہاتھ میں پکڑنا اور دوسری جگہ منتقل کرنا اصلاً حصول نفع کی قبیل سے نہیں ہے۔ اور سونے کی ناک بنوانے میں اگرچہ یہ تمام امور پائے جاتے ہیں، لیکن اس کے متعلق رخصت شرعی وارد ہو چکی ہے (لہذا اس کا استعمال جائز ہے۔) جبکہ قلم سے لکھنے کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، اسی طرح دوات ہے، تو ان دونوں سے حاصل ہونے والے نفع کا تعلق جسم سے ہی ہے اور چونکہ ان میں رخصت شرعی وارد نہیں، لہذا ان کا استعمال حرام ہے۔

(جدالممتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 07، صفحہ 11، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”عورتوں کو ان کے **زیور پہننے کی اجازت ہے، زیور کے سِوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہے۔**“

(بہارِ شریعت، ج3، ح16، ص395، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آرسی میں منہ دیکھنا "غیر تحلّی" میں استعمال ہونے کی وجہ سے عورتوں کے لئے بھی ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت، الشاہ، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”آرسی پہننے میں عورت کے لئے کوئی حرج نہیں اور اس میں منہ دیکھنا حرام (؛ کیونکہ) چاندی سونا صرف پہننا عورت کے لئے حلال ہے، باقی طرقِ استعمال اس کے لئے بھی حرام ہیں۔“

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص328، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سونے چاندی کی آرسی پہننا عورت کے لیے جائز ہے، مگر اس آرسی میں مونھ دیکھنا عورت کے لیے بھی ناجائز ہے۔“

(بہارِ شریعت، ج3، ص395، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

گناہ کے کام پر معاونت جائز نہیں ہے:

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔“

(القرآن الکریم، پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت:2)

Islamic Economics Centre (Lahore)

اس آیت کے تحت امام ابو بکر احمد الجصاص رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”نهي عن معاونة غيرنا على معاصی اللہ تعالی“ ترجمہ: آیت کریمہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ **(احکام القرآن، جلد2، صفحہ429، مطبوعہ کراچی)**

ناجائز کام پر مدد کرنے والی چیزیں بنانے اور فروخت کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں در مختار میں ہے: ”فاذا ثبت كراهة لبسها للتختم، ثبت كراهة بيعها وصيغها، لما فيه من الاعانة على ما لا يجوز، وكل ما أدى الى ما لا يجوز، لا يجوز“ ترجمہ: جب ان (مرد کے لیے سونے، پیتل اور تانبے کی چیزوں کی انگوٹھیاں پہننے کی ممانعت ثابت ہو گئی، تو اس کے بیچنے اور بنانے کی کراہت بھی ثابت ہو گئی؛ کیونکہ اس میں ناجائز کام پر مدد کرنا ہے اور ہر وہ کام جو ناجائز کام کی طرف لے جائے، وہ بھی ناجائز ہوتا ہے۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، جلد9، صفحہ595، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــه
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری
19ربیع الاول1447ھ/13ستمبر2025ء

الحمد للہ! اب آپ مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور برانچ) کے ذریعے ماہر و مستند مفتیانِ کرام سے آفس میں تشریف لا کر یا آن لائن میٹنگ شیڈول کر کے اپنے کاروباری معاہدات (کاروبار، پارٹنر شپ، انویسٹمنٹ، مارکیٹنگ وغیرہ) کی شرعی راہنمائی (Sharia Guidance) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔
LOCATION

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج IslamicEconomicCentre سے کی جاسکتی ہے۔
www.iecdawateislami.com مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ | www.fatwaqa.com دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ

ای میل: iec.lhr@daruliftaahlesunnat.net
ایڈریس: 171، E-1 بلاک، فیضان نوری رضوی مسجد، جوہر ٹاون، لاہور